

وائے حسرت صحبت باہل حق جاتی رہی

رشحتِ فکر

مولانا محمد عبدالمجید فاضل دیوبند — پروچڑان ضلع رحیم یار خان

تیرے سوزِ تجرِب میں ہے چشمِ گردوں خون بار
 شقِ گریبانِ جگر ہے دامنِ دل تا زنا ر
 اب تو کوئی رہ گیا ساقی نہ کوئی میسگار
 سوئے عقبتی جانا ہے ہر ایک کو انجامِ کار
 دیر تک رکتا نہیں کوئی سر پہل ہو شیار
 ہو گیا جب سے تو اے شہباز، ہم سے درکنار
 دیدہ و مشکل سے ہوتا ہے چین میں آشکار
 کب ملے گا آپ جیسا رہنما آموزگار
 تیری خدماتِ جلیلہ، کارنامے زرنکار
 جو کہ تھے فی اللیل رہیاں اور فرساں فی النہار
 لرزہ بر اندام تھے اربابِ دولت، اقتدار
 تھے تری حق ہیں نگہ میں اہل ثروت بے وقار
 عسبایاں تک رہا تو باغِ دین کا آبشار
 چاہے میدان ہو دراست چاہے میدانِ کارزار
 شوقِ والفت سے تجھے پھر دیکھتا وہ بار بار
 اتقا و زہد کا مفقود گوہر شاہ وار
 کر سکا نہ آخری دیدار تیرا ایک بار
 ہے یہی دارین میں میرے لیے صد افتخار

الفراق اے شیخ عبدالحقؒ فقیہِ روزگار
 ہر بشر کا تیری فرقت کے تحسّر خزن میں
 میسگرہ ویران ہے سنان ہے بزمِ طرب
 موت رپت دو جہاں کا فیصلہ ہے ناگزیر
 اس جہاں فانی سے تو بھی ہو گیا برگشتہ دل
 وائے حسرت "صحبت باہل حق" جاتی رہی
 اپنی بے نوری پر جب روتی ہے نرگس ساہبا
 ہائے ہم کو آج اس قحطِ ارجالی دور میں
 چکیں گے لیکن سدا تاریخ کے صفحات پر
 تھا تو ان اسلاف کا دین و ستیا میں منبیل
 علمی و عملی توانائی تری کو دیکھ کر
 تیرے دامن پر نہ تھا دنیا کا داغِ منفعت
 تھی تری دنیا دل شاداب از عشقِ رسولؐ
 تھا یقیناً تیرا ہر میدان میں بالامقام
 جس کی تیرے چہرہ پد نور پر پڑتی نظر
 تیری رحلت کے باعث ہو گیا عالم سے اب
 شومی قسمت تیرا یہ دور اُفتادہ غلام
 تجھ سے ہے نسبت مری ادنیٰ ترین شاگرد کی

ہے دُعا رخن سے ہر دم مجیدِ غوث کی

تا قیامت مہبطِ انوار ہو تیرا مزار